سُوْرَۃُ الْحِجْرِ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: سورۃ الحجر کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب:

سورۃ الحجر کے بنیادی مضامین

اجمالی خاکہ:

سورۃ الحجر مکی سورت ہے۔ یہ تیرھویں پارے سے شروع ہو رہی ہے اور پندرھویں (15) سورت ہے۔ اس کے چھے (6) رکوع اور ننانوے (99) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت کی آیت وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ "اور یقیناً حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا میں اصحاب حجر کا تذکرہ ہے۔ اس مناسبت سے اس کو سُورۃ الحجر کہا گیا ہے۔

وادی حجر:

جس مکان کے گرد احاطہ اور چار دیواری بنی ہو اس کو عربی میں حجر کہا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ اور شام کے درمیان دو پہاڑوں کے وسط میں موجود علاقے کو وادی حجر کہا جاتا تھا۔

اصحابِ حجر:

اس جگہ پر قومِ ثمود آباد تھی۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا، اسی قوم کو اصحبُ الحجر یعنی حجر کی بستی والے کہا جاتا ہے۔

سورۃ الحجر کی فضیلت:

ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور عرض کیا:

اللہ کے رسول مجھے قرآنِ مجید پڑھائیے! آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔

(سنن ابی داؤد: 1399)

مرکزی موضوع:

اس سورت کا مرکزی موضوع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں، قرآن مجید اور صاحبِ قرآن کی حقانیت کا بیان ہے

مشرکین کے اعتراضات کا جواب:

سُورَۃُ الحجر کے آغاز میں قرآنِ مجید اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مشرکین مکہ کے بے بنیاد اعتراضات کا احسن اسلوب میں جواب دیا گیا ہے۔

قرآن مجید اللہ کا کلام:

www.ilmkidunya.com

سورة الحجر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ قرآن مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

سابقہ اقوام کا انجام:

سابقہ اقوام میں جب رسول اور نبی مبعوث فرمائے گئے تو ان اقوام نے انبیائے کرام علیہم السلام کو جھٹلایا اور سرکشی کی، بالآخر ان کی ہٹ دھرمی اور سرکشی کی وجہ سے انھیں تباہ وبرباد کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل:

سُوْرَۃُ الحجر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل بیان کیے گئے ہیں:

- ستونوں کے بغیر آسمان کی تخلیق کی گئی،
- آسمان میں خوب صورت ستارے بنائے گئے،
- وسیع وعریض زمین اور اس کا توازن قائم کرنے کے لیے پہاڑوں کو جما دیا گیا،
- زمین میں ہر چیز کو ٹھیک اندازے سے اُگایا اور اس سے مخلوقات کی روزی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔
- بادلوں والی ہواؤں کو بھیج کر بارش برسا کر زمین کی سیرابی کا ذکر کیا گیا ہے۔
- پھر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے انسان کو مٹی اور جنات کو آگ سے پیدا فرمایا۔

ان دلائل کو ذکر کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہے۔

آدم وابلیس کا قصہ:

سورة الحجر میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا قصہ، متقی لوگوں کے اچھے انجام اور مشرکین کے برے انجام کا بیان کرکے اہل مکہ کو تکبر سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ:

سورة الحجر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے بیان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مہمانوں کا تذکرہ اور قوم لوط اور قوم شعیب کی ہلاکت کا ذکر کیا گیا ہے۔

مشرکین کو دعوتِ توحید:

سورة الحجر میں سابقہ اقوام کے احوال بیان کرکے مشرکین کو دعوت دی گئی ہے کہ ان کے انجام کو دیکھو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی اور سرکشی سے باز آجاؤ۔

قومِ ثمود کا تذکرہ:

سورة الالحجر میں بتایا گیا ہے کہ قوم ثمود کو اپنی ہنر مندی اور طاقت پر گھمنڈ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہنر مندی اور طاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے انھیں بتایا کہ ان کی طاقت اور ہنر مندی انھیں میرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

سبع مثانی:

سُوْرَۃُ الحجر میں سبع مثانی کا ذکر ہے، جس سے مراد سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃ کی سات آیات ہیں۔

اعلانیہ تبلیغ دین کا حکم:

سُورَۃُ الحجر کے آخر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَى اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اعلانیہ تبلیغ دین کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَى اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی طرف دے جو حکم دیا گیا ہے آپ اسے پورا کریں مشرکین کی پروانہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں۔

فرمانِ الٰہی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ: 9)

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ O (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ: 87)

اور یقیناً ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہیں بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور عظمت والا قرآن۔

مختصر سوالات

سوال1: سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **ارشاد ربانی**

سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ قرآن مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ: 9)

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

سوال2: سورۃ الحجر کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

جواب: **مرکزی موضوع**

اس سورت کا مرکزی موضوع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں، قرآن مجید اور صاحب قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔

سوال3: سورۃ الحجر کی فضیلت میں حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **سورۃ الحجر کی فضیلت**

ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَى اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور عرض کیا:

اللہ کے رسول مجھے قرآن مجید پڑھائیے! آپ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَى اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓر ہے۔

(سنن ابی داوٗد:1399)

سوال4: سورۃ الحجر کے آغاز میں کس کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

جواب: **آغاز میں تذکرہ**

سُورَۃُ الحجر کے آغاز میں قرآنِ مجید اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَى اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مشرکین مکہ کے بے بنیاد اعتراضات کا آسان اسلوب میں جواب دیا گیا ہے۔

سوال5: سورۃ الحجر کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل تحریر کریں۔

جواب: **اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سُوْرَةُ الحجر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل بیان کیے گئے ہیں:

- ستونوں کے بغیر آسمان کی تخلیق کی گئی،
- آسمان میں خوب صورت ستارے بنائے گئے،
- وسیع و عریض زمین اور اس کا توازن قائم کرنے کے لیے پہاڑوں کو جما دیا گیا،
- زمین میں ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک اندازے سے اُگایا اور اس سے مخلوقات کی روزی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔
- بادلوں والی ہواؤں کو بھیج کر بارش برسا کر زمین کی سیر ابی کا ذکر کیا گیا ہے۔
- پھر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے انسان کو مٹی اور جنات کو آگ سے پیدا فرمایا۔

ان دلائل کو ذکر کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہے۔

سوال6: سورة الحجر کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

سورة الحجر مکی سورت ہے۔ یہ تیرھویں پارے سے شروع ہو رہی ہے اور پندرھویں (15) سورت ہے۔ اس کے چھے (6) رکوع اور ننانوے (99) آیات ہیں۔

سوال7: سورة الحجر کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

جواب: **وجہ تسمیہ**

اس سورت کی آیت وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ "اور یقیناً حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا میں اصحاب حجر کا تذکرہ ہے۔ اس مناسبت سے اس کو سُورۃ الحِجر کہا گیا ہے۔

سوال8: وادی حجر سے کیا مراد ہے؟

جواب: **وادی حجر**

جس مکان کے گرد احاطہ اور چار دیواری بنی ہو اس کو عربی میں حجر کہا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ اور شام کے درمیان دو پہاڑوں کے وسط میں موجود علاقے کو وادي حجر کہا جاتا تھا۔

سوال9: اصحاب حجر سے کیا مراد ہے؟

جواب: **اصحابِ حجر**

اس جگہ پر قومِ ثمود آباد تھی۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا، اسی قوم کو اصحٰبُ الحجر یعنی حجر کی بستی والے کہا جاتا ہے۔

سوال10: سبع مثانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **سبع مثانی**

سُوْرَةُ الحجر میں سبع مثانی کا ذکر ہے، جس سے مراد سُورَۃُ الفَاتِحَۃ کی سات آیات ہیں۔

سوال11: قومِ ثمود پر عذابِ الٰہی کیوں نازل ہوا؟

جواب: **قومِ ثمود پر عذاب کی وجہ**

سورۃ الحجر میں بتایا گیا ہے کہ قوم ثمود کو اپنی ہنر مندی اور طاقت پر گھمنڈ تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی ہنر مندی اور طاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے انھیں بتایا کہ ان کی طاقت اور ہنر مندی انھیں میرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سورۃ الحجر میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم ربانی**

سُوْرَةُ الحجر کے آخر میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے دین کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی طرف دے جو حکم دیا گیا ہے آپ اسے پورا کریں مشرکین کی پرواہ نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں۔

سوال13: مشرکین مکہ کو کس بات سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: **مشرکین مکہ کو تنبیہ**

سورۃ الحجر میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا قصہ، متقی لوگوں کے اچھے انجام اور مشرکین کے برے انجام کا بیان کر کے اہل مکہ کو تکبر سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

سوال14: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ترجمہ**

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے

سوال15: وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَO کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ترجمہ**

اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

سوال16: سبع مثانی کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **ارشادِ ربانی**

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَO (سُوْرَةُ الْحِجْرِ: 87)

اور یقیناً ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہیں بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور عظمت والا قرآن۔

کثیر الانتخابی سوالات

i. **مدینہ منورہ اور شام کے وسط میں موجود پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو کہا جاتا ہے:**

(A) وادی حجر (B) وادی نخلہ (C) وادی سینا (D) وادی طائف

ii. **سبع مثانی سے مراد ہے:**

(A) سورۃ الناس (B) سورۃ البقرۃ (C) سورۃ اخلاص (D) سورۃ فاتحہ

iii. **سورۃ الحجر میں کن کے مہمانوں کا تذکرہ ہے؟**

(A) حضرت نوح علیہ السلام (B) حضرت شعیب علیہ السلام (C) حضرت اسحٰق علیہ السلام (D) حضرت ابراہیم علیہ السلام

www.ilmkidunya.com

iv. **وادی حجر میں آباد تھی:**

(A) قومِ ثمود　(B) قومِ عاد　(C) قومِ نوح　(D) قومِ لوط

v. **قومِ ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا:**

(A) حضرت نوح علیہ السلام　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

(C) حضرت شعیب علیہ السلام　(D) حضرت صالح علیہ السلام

vi. **سورۃ الحجر سورت ہے:**

(A) مکی　(B) مدنی　(C) مکی و مدنی　(D) ان میں سے کوئی نہیں

vii. **سورۃ الحجر قرآن مجید کے کس پارے سے شروع ہو رہی ہے؟**

(A) بارہویں　(B) تیرہویں　(C) چودہویں　(D) پندرہویں

viii. **سورۃ الحجر ترتیب کے اعتبار سے قرآن مجید کی سورت ہے:**

(A) تیرہویں　(B) چودہویں　(C) پندرہویں　(D) سولہویں

ix. **سورۃ الحجر کے کل رکوع ہیں:**

(A) 3　(B) 4　(C) 5　(D) 6

x. **سورۃ الحجر کی کل آیات ہیں:**

(A) 99　(B) 110　(C) 120　(D) 125

xi. **رسولوں کو جھٹلایا ہے:**

(A) مکہ والوں نے　(B) حجر والوں نے　(C) سیناوالوں نے　(D) یمن والوں نے

xii. **جس مکان کے گرد احاطہ اور چار دیواری بنی ہو اس کو کہا جاتا ہے:**

(A) گھر　(B) ہوٹل　(C) حجر　(D) سکول

xiii. **حجر کس زبان کا لفظ ہے؟**

(A) فارسی　(B) عبرانی　(C) لاطینی　(D) عربی

xiv. **سورۃ الحجر کا مرکزی موضوع ہے:**

(A) قرآن مجید اور صاحبِ قرآن کی حقانیت　(B) انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ

(C) قیامت اور آخرت کا بیان　(D) جانوروں کا بیان

xv. **زمین کا توازن قائم کرنے کے لیے بنائے گئے:**

(A) سمندر　(B) سورج　(C) پہاڑ　(D) صحرا

xvi. **اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا:**

(A) پانی سے　(B) آگ سے　(C) مٹی سے　(D) گارے سے

xvii. **اللہ تعالیٰ جنات کو بنایا:**

(A) پانی سے　(B) آگ سے　(C) مٹی سے　(D) گارے سے

www.ilmkidunya.com

xviii. سورۃ الحجر میں مشرکین مکہ کو باز رہنے کی تلقین کی گئی:

(A) تکبر سے (B) جھوٹ سے (C) لالچ سے (D) بدگمانی سے

xix. قوم ثمود کو گھمنڈ تھا:

(A) ہنر مندی پر (B) بڑی عمارتوں پر (C) باغات پر (D) اناج پر

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
A	D	D	A	D	A	D	C	D	A
11	12	13	14	15	16	17	18	19	
B	C	D	A	C	C	B	A	A	

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. مدینہ منورہ اور شام کے وسط میں موجود پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو کہا جاتا ہے:

(A) وادی حجر (B) وادی نخلہ (C) وادی سینا (D) وادی طائف

ii. سبع مثانی سے مراد ہے:

(A) سورۃ الناس (B) سورۃ البقرۃ (C) سورۃ اخلاص (D) سورۃ فاتحہ

iii. سورۃ الحجر میں کن کے مہمانوں کا تذکرہ ہے؟

(A) حضرت نوح علیہ السلام (B) حضرت شعیب علیہ السلام (C) حضرت اسحٰق علیہ السلام (D) حضرت ابراہیم علیہ السلام

iv. وادی حجر میں آباد تھی:

(A) قومِ ثمود (B) قومِ عاد (C) قومِ نوح (D) قومِ لوط

v. قومِ ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا:

(A) حضرت نوح علیہ السلام (B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

(C) حضرت شعیب علیہ السلام (D) حضرت صالح علیہ السلام

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
A	D	D	A	D

2۔ مختصر جواب دیجیے۔

i. سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

www.ilmkidunya.com

جواب: **<u>ارشادربانی</u>**

سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ قرآن مجید خالصتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (سُوْرَةُ الْحِجْرِ: 9)

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

.ii **سورۃ الحجر کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔**

جواب: **<u>مرکزی موضوع</u>**

اس سورت کا مرکزی موضوع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں، قرآن مجید اور صاحب قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔

.iii **سورۃ الحجر کی فضیلت میں حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: **<u>سورۃ الحجر کی فضیلت</u>**

ایک شخص رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور عرض کیا:

اللہ کے رسول مجھے قرآن مجید پڑھائیے! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ان تین سورتوں کو پڑھو جن کے شروع میں الٓر ہے۔

(سنن ابی داؤد:1399)

.iv **سورۃ الحجر کے آغاز میں کس کا تذکرہ کیا گیا ہے؟**

جواب: **<u>آغاز میں تذکرہ</u>**

سُوْرَةُ الحجر کے آغاز میں قرآنِ مجید اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مشرکین مکہ کے بے بنیاد اعتراضات کا آسان اسلوب میں جواب دیا گیا ہے۔

.v **سورۃ الحجر کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل تحریر کریں۔**

جواب: **<u>اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ</u>**

سُوْرَةُ الحجر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل بیان کیے گئے ہیں:

- ستونوں کے بغیر آسمان کی تخلیق کی گئی،
- آسمان میں خوب صورت ستارے بنائے گئے،
- وسیع و عریض زمین اور اس کا توازن قائم کرنے کے لیے پہاڑوں کو جما دیا گیا،
- زمین میں ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک انداز سے اُگایا اور اس سے مخلوقات کے روزی کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔
- بادلوں والی ہواؤں کو بھیج کر بارش برسا کر زمین کی سیرابی کا ذکر کیا گیا ہے۔
- پھر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے انسان کو مٹی اور جنات کو آگ سے پیدا فرمایا۔

ان دلائل کو ذکر کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہے۔

-3 **تفصیلی جواب دیجیے:**

سُوْرَةُ الحجر کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: سورۃ الحجر کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے یہ معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کیسے فرمائی؟

جواب: **قرآن مجید کی حفاظت**

قرآن حکیم کا معانی و مفہوم:

لفظ قرآن "قرأۃ" سے بنا ہے جس کا معنی پڑھنا اور جمع کرنا ہے۔ چونکہ قرآن مجید بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔ اصطلاحاً قرآن مجید سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ آخری الہامی کتاب جو اُس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر عربی زبان میں وحی کے ذریعے تھوڑا تھوڑا کر کے کم و بیش ۲۳ سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔

محفوظ ترین کتاب:

قرآن مجید سے پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتابیں آج محفوظ نہیں ہیں بلکہ ان کے اندر تحریف (تبدیلی) کر دی گئی ہے۔ مگر قرآن مجید چودہ سو سال گذر جانے کے بعد آج بھی اسی طرح حرف بحرف محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔

حفاظت کی ذمہ داری:

قرآن مجید وہ واحد الہامی کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

"بلاشبہ یہ ذکر (قرآن) ہم نے نازل کیا اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔" (الحجر: ۹)

اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم کی حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ پوری دنیا میں موجود قرآن کے نسخوں میں ایک زبر زیر کا بھی فرق نہیں۔

حفاظتِ قرآن مجید کے ادوار:

حفاظت قرآن مجید کے مندرجہ ذیل تین ادوار ہیں:

- عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں حفاظت
- عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں حفاظت
- عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں حفاظت

عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں حفاظتِ قرآن:

قرآن مجید کی جونہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرما دیتے کہ انہیں کون سی سورت میں کن آیات سے پہلے یا بعد میں لکھنا ہے۔ اس طرح قرآن مجید لکھا بھی جاتا رہا اور اس کی ترتیب بھی بنتی گئی۔

کاتبین وحی:

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وحی کو لکھا کرتے تھے انہیں کاتبین وحی کہتے ہیں۔

قرآن مجید کے سب سے پہلے کاتب حضرت زید بن سعید رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے مشہور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل:

عربوں کا حافظہ بڑا تیز تھا۔ جیسے ہی وحی نازل ہوتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے، مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی شامل رہیں حتیٰ کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ

www.ilmkidunya.com

ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن، اہل بیت رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنھن کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کرلی تھیں۔

عہدِ صدیقی رضی اللہ عنہ میں حفاظت قرآن:

جنگ یمامہ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تشویش لاحق ہوئی کہ اگر اسی طرح حفاظ صحابہ شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کی حفاظت کا یہ زمینی ذریعہ کمزور نہ پڑ جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن کریم کو ایک جگہ لکھنے کا انتظام کیا جائے۔ شروع میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نہ مانے اور فرمایا کہ جب حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کو ایک جگہ جمع نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتا ہوں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اصرار پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مان گئے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تقرر:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس اہم کام کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بڑی محنت اور احتیاط سے پورے قرآن کو ایک جلد میں جمع کیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔

عہدِ عثمانی رضی اللہ عنہ میں حفاظتِ قرآن

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت بہت وسیع ہو چکی تھی لوگ اپنے اپنے انداز اور لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ جس سے قرآن کی قراءت میں اختلاف پیدا ہونے لگا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی درخواست:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آرمینیہ سے حج کے لیے مکہ آئے تو خلیفہ وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور عرض کی "اے امیر المؤمنین اس اُمت کی خبر لیجیے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ میں اس طرح اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا۔"

حضرت زید بن ثابت رضی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عنہ کا تقرر:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصحف صدیقی منگوایا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے قراءۃ قریش پر قرآن کے سات نسخے تیار کیے۔ ان میں سے ایک نسخہ مدینہ میں رکھا گیا یہ مصحف عثمانی کہلاتا ہے۔

جامع القرآن:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار شدہ نقول کا ایک ایک نسخہ تمام صوبائی دارالحکومتوں میں بطور نمونہ بھجوا دیا اور حکم جاری فرمایا کہ اب اسی قرآن مجید کو پڑھا جائے گا اور لغت قریش پر پڑھا جائے گا۔ حضرت عثمان کے اس عظیم کام پر انھیں جامع القرآن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

ماحاصل کلام:

قرآن کریم وہ سرچشمۂ ہدایت ہے۔ جو پچھلے چودہ سو سال سے انسانیت کی رہنمائی کر رہا ہے اور رہتی دنیا تک رہنمائی کرتا رہے گا چونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔

سوال 2: **سُوْرَۃُ الْحِجر میں مذکور حفاظت قرآن پر مبنی آیت یاد کریں اور چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔**

جواب: **حفاظت قرآن مجید پر مبنی آیت**

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ: 9)

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

سوال 3: **سُورۃ الحجر کی روشنی میں قرآن مجید کی فضیلت کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفت گو کریں۔**

جواب:

قرآن مجید کی فضیلت

قرآن حکیم کا معنی و مفہوم:

لفظ قرآن "قرأۃ" سے بنا ہے جس کا معنی پڑھنا اور جمع کرنا ہے۔ چونکہ قرآن مجید بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔ اصطلاحاً قرآن مجید سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ آخری الہامی کتاب ہے جس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر عربی زبان میں وحی کے ذریعے تھوڑا تھوڑا کر کے کم و بیش ۲۳ سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔

قرآن کریم بے مثال خوبیوں، ان گنت فضائل اور بے شمار ایسے علوم کا خزینہ ہے جس کا ذریعہ سوائے قرآن کے کوئی اور نہیں۔ ان ان گنت فضائل میں سے چند ایک کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

افضل و اعلیٰ کلام:

قرآن کریم اس ذات کا کلام ہے جو بے نظیر و بے مثال اور سب سے افضل و اعلیٰ ہے لہٰذا اس کا کلام بھی بے نظیر و بے مثال اور سب کلاموں سے افضل ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان۔

فَضلُ كَلَامُ اللهِ عَلى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلى خَلْقِهِ

"اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت (یعنی قرآن مجید کی) تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے" (جامع ترمذی)

قرآن بطور یقینی علم:

قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یقینی علم اور حقیقت پر مبنی ہے اور اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ

"یہ وہ کتاب (قرآن مجید) ہے کہ اس میں شک نہیں"۔ (البقرۃ:۲)

حقیقی فلاح کا سرچشمہ:

قرآن مجید پر عمل کرنے سے انسان کو دنیا اور آخرت میں حقیقی فلاح اور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ کتاب ہر زمانے اور ہر خطے کے تمام انسانوں کے لیے مکمل ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

محفوظ ترین کتاب:

قرآن کریم ایک محفوظ آسمانی کتاب ہے جو آج بھی حرف بحرف اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی چونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

"بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں" (الحجر:۹)

جامعیت قرآن:

قرآن کریم میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ انسانی زندگی کی تعلیمات، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاق و آداب نیز معاشرت، معیشت، سیاست، اخلاقیات اور دیگر تمام شعبوں کے متعلق جامع تعلیمات موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَأبِسٍ الّا فِی کتابٍ مُّبِيْن

"نہ کوئی تر چیز ہے نہ کوئی خشک چیز مگر اس روشن کتاب میں لکھ دی گئی ہے" (الانعام:۹۵)

معلم قرآن کی فضیلت:

قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ جو اس کو خود سیکھتا ہے یا دوسروں کو سکھاتا ہے وہ عظیم الشان ہو جاتا ہے

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ
"تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا" (صحیح بخاری)

شافع کتاب:

قرآن مجید قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَومَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعاً لِاَصْحَابِهٖ
"قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔" (صحیح مسلم)

کثرت قرأت والی کتاب:

قرآن پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے چونکہ یہ کتاب اس قدر اپنے اندر مٹھاس اور خوبصورتی رکھتی ہے کہ بار بار پڑھنے سے اکتاہٹ نہیں ہوتی بلکہ اور پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

آسان اور عام فہم کتاب:

قرآن مجید آسان اور عام فہم کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کروڑوں حفاظ کے دلوں میں محفوظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ
"اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا نصیحت کے لیے پس کوئی ہے جو نصیحت پکڑے" (اَلْقَمر: ۱۷)

باعثِ عروج و زوال:

قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو ذلت و خواری ملتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ: مسلمان جب تک قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دنیا میں غالب رہے۔ جب انھوں نے اس کی طرف سے غفلت برتی تو عزت و سربلندی سے محروم ہو گئے۔ ارشاد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے:
اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ
"اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب کچھ لوگوں کو بلند کر دے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا" (صحیح مسلم)

رہنمائی کا منبع و سرچشمہ

یہ کتاب عظیم تمام انسانیت کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے" (البقرہ:۱۸۵)

مدلل کتاب:

یہ ایسی کتاب ہے جو ہر بات دلیل سے پیش کرتی ہے اور اپنے مخالف کو بے بس کر کے ماننے پر مجبور کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
قد جاءَكُم بُرهانٌ من رَبِّكم
"بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے مستحکم دلیل آگئی ہے" (النساء ۱۷۴)

بے حساب اجر کی حامل کتاب:

نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کا ارشاد ہے:**

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا

"جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے گا اس کے لیے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے" (جامع ترمذی)

حاصلِ کلام:

قرآن مجید سرچشمہ ہدایت، راہِ نجات اور دارین میں فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ قرآن کی تلاوت کریں، اسے سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

سوال4: سورۃ الحجر کا ترجمہ پڑھ کر اہم نکات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

جواب: <u>**اہم نکات**</u>

سورۃ الحجر کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- قرآن مجید کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔
- سورۃ الحجر میں مشرکین کے بے بنیاد اعتراضات کا آسان اسلوب میں جواب دیا گیا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔
- سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اقوام کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اعلانیہ تبلیغ دین کا حکم دیا گیا ہے۔

برائے اساتذہ کرام

سوال1: سُوْرَۃُ الحجر کی روشنی میں اپنے طلبہ کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کیسے فرمائی؟

جواب: <u>**قرآن مجید کی حفاظت**</u>

قرآن حکیم کا معانی و مفہوم:

لفظ قرآن "قرأۃ" سے بنا ہے جس کا معنی پڑھنا اور جمع کرنا ہے۔ چونکہ قرآن مجید بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔ اصطلاحاً قرآن مجید سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ آخری الہامی کتاب جو اُس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عربی زبان میں وحی کے ذریعے تھوڑا تھوڑا کر کے کم و بیش ۲۳ سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔

محفوظ ترین کتاب:

قرآن مجید سے پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتابیں آج محفوظ نہیں ہیں بلکہ ان کے اندر تحریف (تبدیلی) کر دی گئی ہے۔ مگر قرآن مجید چودہ سو سال گذر جانے کے بعد آج بھی اسی طرح حرف بحرف محفوظ ہے جس طرح نازل ہوا تھا۔

حفاظت کی ذمہ داری:

قرآن مجید وہ واحد الہامی کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

"بلاشبہ یہ ذکر (قرآن) ہم نے نازل کیا اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔" (الحجر: ۹)

اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم کی حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ پوری دنیا میں موجود قرآن کے نسخوں میں ایک زبر زیر کا بھی فرق نہیں۔

حفاظتِ قرآن مجید کے ادوار:

حفاظت قرآن مجید کے مندرجہ ذیل تین ادوار ہیں:

- عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حفاظت
- عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں حفاظت
- عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں حفاظت

عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حفاظت قرآن:

قرآن مجید کی جو نہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرمادیتے کہ انہیں کون سی سورت میں کن آیات سے پہلے یا بعد میں لکھنا ہے۔ اس طرح قرآن مجید لکھا بھی جاتا رہا اور اس کی ترتیب بھی بنتی گئی۔

کاتبین وحی:

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وحی کو لکھا کرتے تھے انہیں کاتبین وحی کہتے ہیں۔

قرآن مجید کے سب سے پہلے کاتب حضرت زید بن سعید رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے مشہور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل:

عربوں کا حافظہ بڑا تیز تھا۔ جیسے ہی وحی نازل ہوتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے، مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی شامل رہیں حتیٰ کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن، اہل بیت رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنھن کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں حفاظت قرآن:

جنگ یمامہ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تشویش لاحق ہوئی کہ اگر اسی طرح حفاظ صحابہ شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کی حفاظت کا یہ زبانی ذریعہ کمزور نہ پڑ جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن کریم کو ایک جگہ لکھنے کا انتظام کیا جائے۔ شروع میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نہ مانے اور فرمایا کہ جب حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو ایک جگہ جمع نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتا ہوں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اصرار پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مان گئے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تقرر:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس اہم کام کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بڑی محنت اور احتیاط سے پورے قرآن کو ایک جلد میں جمع کیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔

عہدِ عثمانی رضی اللہ عنہ میں حفاظتِ قرآن

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت بہت وسیع ہو گئی عجمی لوگ اپنے اپنے انداز اور لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ جس سے قرآن کی قراءت میں اختلاف پیدا ہونے لگا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی درخواست:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آرمینیہ سے حج کے لیے مکہ آئے تو خلیفہ وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور عرض کی ”اے امیر المؤمنین اس اُمت کی خبر لیجیے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ میں اس طرح اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا۔“

www.ilmkidunya.com

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تقرر:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصحف صدیقی منگوایا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے قراءتِ قریش پر قرآن کے سات نسخے تیار کیے۔ ان میں سے ایک نسخہ مدینہ میں رکھا گیا یہ مصحف عثمانی کہلاتا ہے۔

جامع القرآن:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار شدہ نسخوں کا ایک ایک نسخہ تمام صوبائی دارالحکومتوں میں بطور نمونہ بھیجو دیا اور حکم جاری فرمایا کہ اب اسی قرآن مجید کو پڑھا جائے گا اور لغت قریش پر پڑھا جائے گا۔ حضرت عثمان کے اس عظیم کام پر انہیں جامع القرآن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حاصل کلام:

قرآن کریم وہ سرچشمۂ ہدایت ہے جو پچھلے چودہ سو سال سے انسانیت کی رہنمائی کر رہا ہے اور رہتی دنیا تک رہنمائی کرتا رہے کا چونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔

سوال 2: **سُوْرَۃُ الْحِجر میں مذکور حفاظت قرآن پر مبنی آیت طلبا کو یاد کروائیں اور چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کروائیں۔**

جواب: **حفاظت قرآن مجید پر مبنی آیت**

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (سُوْرَۃُ الْحِجْرِ: 9)

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

سوال 3: **طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور بنیادی مضامین سے آگاہ کریں۔**

جواب: **بنیادی مضامین**

سورۃ الحجر کے بنیادی مضامین درج ذیل ہیں:

- قرآن مجید کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔
- سورۃ الحجر میں مشرکین کے بے بنیاد اعتراضات کا آسان اسلوب میں جواب دیا گیا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔
- سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اقوام کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اعلانیہ تبلیغ دین کا حکم دیا گیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (5×1=5)

(i) **مدینہ منورہ اور شام کے وسط میں موجود پہاڑوں کے درمیان علاقے کو کہا جاتا ہے:**
(A) وادی حجر　(B) وادی نخلہ　(C) وادی سینا　(D) وادی طائف

(ii) **سبع مثانی سے مراد ہے:**
(A) سورۃ الناس　(B) سورۃ البقرۃ　(C) سورۃ اخلاص　(D) سورۃ فاتحہ

(iii) **سورۃ الحجر میں کن کے مہمانوں کا تذکرہ ہے؟**
(A) حضرت نوح علیہ السلام　(B) حضرت شعیب علیہ السلام　(C) حضرت اسحٰق علیہ السلام　(D) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(iv) **وادی حجر میں آباد تھی:**
(A) قومِ ثمود　(B) قومِ عاد　(C) قومِ نوح　(D) قومِ لوط

(v) **قومِ ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا:**
(A) حضرت نوح علیہ السلام　(B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
(C) حضرت شعیب علیہ السلام　(D) حضرت صالح علیہ السلام

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(i) سورة الحجر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟
(ii) سورة الحجر کی فضیلت میں حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
(iii) سورة الحجر کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے چند دلائل تحریر کریں۔
(iv) سورة الحجر کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔
(v) اصحاب حجر سے کیا مراد ہے؟

سوال 3: دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (2.5×2=5)

(الف) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ O
(ب) وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ O

سوال 4: تفصیلی جواب لکھیں۔ (5×1=5)

سورة الحجر کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com